سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2008

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2008

جمعتہ المبارک، 6۔جون2008
(یوم الجمع، یکم جمادی الثانی1429ھ)

پندرھویں اسمبلی: چوتھا اجلاس

جلد4 : شمارہ1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چوتھا اجلاس

جمعتہ المبارک،6 ۔جون2008

جلد4 : شمارہ1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	7
5۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	8
	حلف برداری		
6۔	نومنتخب رکن اسمبلی کا حلف	-----------	8
	پوائنٹ آف آرڈر		
7۔	قائد حزب اختلاف کے تقرر کے نوٹیفکیشن کا مطالبہ	-----------	9

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
8۔	رکن اسمبلی راناطارق محمود کی وفات پر تعزیتی قرارداد اور دعائے مغفرت ------------	11
	پوائنٹ آف آرڈر	
9۔	آئین کے آرٹیکل 130 کے سب سیکشن 7 کے تحت تعینات کئے گئے وزیر کا اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینا ------------	13
	تعزیت	
10۔	مرحوم معزز اراکین اسمبلی کے لئے دعائے مغفرت ------------	16
	سوالات (محکمہ جات مقامی حکومت، کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور داخلہ)	
11۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	17
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	36
	تحاریک استحقاق	
13۔	ای۔ڈی۔او(آر) چکوال کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ ------------	37
14۔	آر۔پی۔او فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر بات کرنے سے گریز ------------	40
15۔	ڈی۔ایف۔او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ ------------	42
	تحاریک التوائے کار	
16۔	سرگودھا میں نہروں کی وارابندی سے کسانوں کو مشکلات کا سامنا ------------	44
17۔	دوسرے محکمہ جات کا تعمیراتی کام کے سلسلے میں تعمیر شدہ سڑکوں کی توڑ پھوڑ ------------	47
18۔	وزیراعلیٰ کے دفتر 8۔کلب روڈ کو خواتین یونیورسٹی قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس میں لڑکوں کو بھی داخلہ دینے کا مطالبہ ------------	48

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	قرارداد	
19۔	کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں ممبرشپ کی بحالی ------------	51
20۔	کورم کی نشاندہی ------------	52
21۔	کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں ممبر شپ کی بحالی--(جاری) ------------	53
	ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)	
22۔	ہنگامی قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن مجریہ 2008 ------------	55
23۔	ہنگامی قانون (ترمیم) پنجاب پنشن فنڈ مجریہ 2008 ------------	56
24۔	ہنگامی قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مجریہ 2008 ------------	57
25۔	ہنگامی قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مجریہ 2008 ------------	57

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(33)/2008/1149.Dated 5th June, 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 6 June, 2008 at 9:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers Lahore."

Dated Lahore, SALMAAN TASEER
the 5th June, 2008 GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،6۔جون2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات مقامی حکومت، کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور داخلہ)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3۔ سرکاری کارروائی

قراردادیں

i) معزز رکن اسمبلی رانا طارق محمود کی وفات پر تعزیتی قرارداد

ii) کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں ممبر شپ کی بحالی کی قرارداد

ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)

i) ہنگامی قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن مجریہ 2008

ii) ہنگامی قانون (ترمیم) پنجاب پینشن فنڈ مجریہ 2008

iii) ہنگامی قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مجریہ 2008

iv) ہنگامی قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مجریہ 2008

5

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانامحمداقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانامشہوداحمد خان
قائدایوان	:	سردار دوست محمد خان کھوسہ

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	راجہ طارق کیانی	:	پی پی۔3
2۔	مخدوم سیداحمد محمود	:	پی پی۔292
3۔	مہراشتیاق احمد	:	پی پی۔150
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر	:	ڈبلیو۔351

6

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی
2۔	حاجی محمد اسحاق	:	وزیر مال و بحالی
3۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی
4۔	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ
5۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر جیل خانہ جات
6۔	جناب محمد اشرف خان سوہنا	:	وزیر محنت وافرادی قوت
7۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور واوقاف
8۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر خوراک
9۔	جناب احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت
10۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر خصوصی تعلیم
11۔	جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق اقلیتیں
12۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات

4۔ قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

5- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

جمعتہ المبارک،6۔جون2008

(یوم الجمع،یکم جمادی الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 9بج کر56منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلۡمُلۡكِ تُؤۡتِي ٱلۡمُلۡكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلۡمُلۡكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُۖ بِيَدِكَ ٱلۡخَيۡرُۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ o وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ وَٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ كُنتُمۡ أَعۡدَآءٗ فَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ فَأَصۡبَحۡتُم بِنِعۡمَتِهِۦٓ إِخۡوَٰنٗا وَكُنتُمۡ عَلَىٰ شَفَا حُفۡرَةٖ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنۡهَاۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمۡ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ o وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ وَيَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ o

سورۃ آل عمران، آیات 26، 103 تا 104

کہو کہ اے خدا(اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے o اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچالیا۔اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤo اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	راجہ طارق کیانی	ایم۔پی۔اے پی پی۔3
2۔	مخدوم سید احمد محمود	ایم۔پی۔اے پی پی۔292
3۔	مہر اشتیاق احمد	ایم۔پی۔اے پی پی۔150
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر	ایم۔پی۔اے ڈبلیو۔351

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

حلف برداری

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ ایک منتخب رکن میاں شہباز شریف پی پی۔48 حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لیں۔ اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب میاں شہباز شریف نے حلف لیا
اور حلف کے رجسٹر پر دستخط کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کے تقرر کے نوٹیفکیشن کا مطالبہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ایک democratic practice کے اندر جو اہمیت لیڈر آف ہاؤس کو ہوتی ہے اسی طرح لیڈر آف اپوزیشن بھی اس اسمبلی کا ایک اہم جز ہے۔ آج میاں شہباز شریف کے حلف لینے کے بعد ہم جو اخباروں میں پڑھ رہے ہیں اس کے مطابق میاں صاحب ابھی لیڈر آف دی ہاؤس کا اگلے کچھ دنوں میں حلف لیں گے۔ اسی طرح میری گزارش ہے کہ ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کے لئے بھی ایک نوٹیفکیشن کر دیا جائے کیونکہ جب تک لیڈر آف اپوزیشن نہیں ہے ہاؤس مکمل نہیں ہے۔ ہاؤس مکمل کرنے کے لئے ہاؤس کی کمیٹیاں مکمل نہیں ہیں۔ کمیٹیاں بنانے کے لئے لیڈر آف اپوزیشن کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ ہم نے اپریل میں حلف لیا تھا اور دو مہینے میں ابھی تک لیڈر آف اپوزیشن کا نوٹیفکیشن نہیں کیا۔ میری گزارش ہے کہ لیڈر آف اپوزیشن اس ہاؤس کے دوسرے لیڈر آف ہاؤس سے پہلے appoint کر دیں اور اس کا نوٹیفکیشن ہو جائے تاکہ اسمبلی کا جو طریق کار ہے، جو اسمبلی کی ذمہ داری ہے وہ پوری ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہم اس ہاؤس میں قانون سازی کے لئے آئے ہیں اور قانون سازی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ہاؤس کی کمیٹی کے ذریعے بل منظور ہو کر نہ آئے۔ ہاؤس کمیٹیاں اس وقت تک نہیں بن سکتیں جب تک لیڈر آف اپوزیشن اپنے اپوزیشن کے ممبر اس کے لئے nominate نہ کرے۔ میری گزارش ہے کہ ہاؤس کو مکمل ہونے کے لئے لیڈر آف اپوزیشن کا جلد از جلد نوٹیفکیشن کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اس پر آپ کی رولنگ درکار ہے کہ کب تک نوٹیفکیشن ہو جائے گا کیونکہ رولز تو خاموش ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ اتنے عرصے میں نوٹیفکیشن کرنا ہوگا۔ اس کے بارے میں آپ رولز کا قاعدہ نمبر 2(1)N پڑھ لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! رولز میں تو نہیں ہے لیکن آپ اپنی بڑائی دکھائیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو عرض کر دوں کہ سپیکر کی نظر میں جب لیڈر آف دی اپوزیشن majority gain کر رہا ہو تو اس وقت سپیکر اس کو announce کرتا ہے ۔ سر دست ضرورت نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں میاں شہباز شریف صاحب کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر اور آج حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس مبارکباد کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے جو بے شمار مسائل ہیں ان کا بوجھ بھی میاں شہباز شریف صاحب کے کندھوں پر ہے اور جس طرح پہلے وہ وزیر اعلیٰ رہے، ان کا تجربہ ہے، ان میں ہمت ہے انشاء اللہ ہم سب مل کر میاں شہباز شریف صاحب کی قیادت میں پچھلی حکومت کے بے پناہ مسائل جو ہمیں ورثے میں ملے ہیں انشاء اللہ ہم ان پر قابو پائیں گے اور اس صوبے میں امن و امان سے لے کر بے روزگاری تک جتنی چیزیں ہیں ان کو حل کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے بھائی نے کہا ہے تو پچھلی دفعہ پورے پانچ سال انہوں نے مسلم لیگ (ن) کا پارلیمانی لیڈر تسلیم نہیں کیا، پاکستان پیپلز پارٹی کا پارلیمانی لیڈر تسلیم نہیں کیا۔ ہم نے ریفرنس بھیجے اور ان کے سپیکر صاحب نے کہا کہ آپ کا پارلیمانی لیڈر کوئی نہیں اس لئے آپ کے ریفرنس ہم نہیں مانتے۔ آج انہیں بڑی جلدی یاد آ گیا ہے کہ ہمارا اپوزیشن لیڈر نہیں بنایا جا رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: شیم، شیم۔

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی: انہیں شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے پورے پانچ سال جس طرح یہاں پر قانون کو روندا ہے اور جس طرح اس ہاؤس میں غنڈہ گردی کی ہے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم آپ سے custodian of the House ہونے کے ناتے اور آپ کے تجربے اور gracious personality کے حوالے سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ جب کوئی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہے تو اسے بات کرنے

دی جائے اور اس بات کا فیصلہ کرنا کہ point valid ہے یا نہیں ہے تو آپ اس کو رد فرما دیں یا اس پر کوئی رولنگ دے دیں لیکن یہ اس دفعہ بالکل ایک طرف سے road role کرنا اور brush away کرنا اور پوائنٹ آف آرڈر کو درخور اعتناہی نہ سمجھنا، میرا خیال ہے کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ میرا موقف یہ ہے کہ آپ انہیں ٹائم دیں اور ان کا موقف سنیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے ایک معزز رکن۔۔۔

(اپوزیشن بنچز سے وزیر قانون رکن اسمبلی نہ ہیں اور انہیں floor نہ دینے کا مطالبہ)

(حکومتی بنچز سے راجہ بشارت کے خلاف نعرے بازی اور گو مشرف گو کی آوازیں، مشرف کا جو یار ہے۔۔۔ غدار ہے، غدار ہے)

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے۔ جی، رانا صاحب!

قرارداد

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن رانا طارق محمود ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔121 وفات پا گئے ہیں ان کی تعزیت کے لئے میں out of turn قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے out of turn قرارداد پیش کرنے کی اجازت فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد پڑھیں!

رکن اسمبلی رانا طارق محمود کی وفات پر تعزیتی قرارداد اور دعائے مغفرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان رانا طارق محمود ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔121 کی ناگہانی موت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کی روح کے

ایصال ثواب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔(آمین)

جناب سپیکر:۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان رانا طارق محمود ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔121 کی ناگہانی موت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔(آمین)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان رانا طارق محمود ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔121 کی ناگہانی موت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی)

اس قرارداد کی کوئی مخالفت نہیں کی گئی لیکن اگر کوئی معزز رکن اس بابت بات کرنا چاہے تو میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔اس کے بعد دعا کرنی ہے۔

(قاری صداقت علی نے مرحوم کی روح
کے ایصال ثواب کے لئے دعا کروائی)

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دے رہا ہوں لیکن آپ نے تقریر نہیں کرنی ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر اسمبلی کی functioning پر ہے اور جو آپ نے کچھ فقرے کہے ہیں میں ان پر آپ کی وضاحت چاہتا ہوں۔آپ نے کہا ہے کہ آپ کے خیال میں اس وقت لیڈر آف اپوزیشن appoint ہوتا ہے جب اس کے پاس majority ہو۔اس وقت کسی نہ کسی کے پاس تو majority ہو گی آپ اس کو تو لیڈر آف اپوزیشن appoint کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے میری پوری بات نہیں سنی ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب سپیکر دیکھے گا کہ majority اپوزیشن کے جس معزز رکن کے پاس ہے سپیکر اس کو notify کرے گا اس کی پابندی نہیں ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر
آئین کے آرٹیکل 130 کے سب سیکشن 7 کے تحت تعینات کئے گئے وزیر کا اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینا

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد! آپ بات کریں لیکن تقریر نہیں کرنی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دے کر انتہائی شفقت کا ثبوت دیا ہے۔ ہم آپ سے یہی expect کرتے ہیں کہ آپ اس ایوان کے باپ کی مانند ہیں، آپ بزرگ ہیں اور آپ ہمیں اسی طرح شفقت اور انصاف سے سنیں گے۔

جناب! آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ آئین کے آرٹیکل 130 کے سب سیکشن 7 کے تحت بغیر الیکشن contest کئے چھ ماہ تک کوئی بھی شخص وزیر appoint کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا شخص اسمبلی کی پروسیڈنگ میں بیٹھ سکتا ہے، اسمبلی میں ووٹ دے سکتا ہے اور نہ ہی اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جو منتخب رکن ہو جس نے بطور رکن کے حلف اٹھایا ہو۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ اس کو غلط طریقے سے استعمال کر رہی ہیں اس کی آئین میں گنجائش ہے۔ چھ ماہ تک جس کو منسٹر appoint کیا جائے وہ چھ مہینے کے اندر تک الیکشن لڑ سکتا ہے، وہ اسمبلی میں بیٹھ سکتا ہے اور اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے اس کو یہ مکمل اختیار ہے ماسوائے ووٹ کے، شکریہ۔ بس میں نے رولنگ دے دی ہے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن ملک جاوید اقبال اعوان کے بڑے بھائی ملک بشیر اعوان صاحب جو سابق ممبر صوبائی اسمبلی بھی تھے سابق مشیر وزیر اعلیٰ بھی تھے وہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کے لئے مولانا صاحب سے دعا کرائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ نے غلط رولنگ دی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے جو پوائنٹ raise کیا ہے میں اس پر واضح طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ سب سیکشن 7 میں اس امر کا واضح اہتمام ہے کہ کسی غیر منتخب شخص کو وزیر مقرر کیا جا سکتا ہے تاہم اسے چھ ماہ کے اندر صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب ہونا ہوگا۔ جب کوئی شخص وزیر مقرر ہوتا ہے تو وہ کابینہ کا حصہ بن جاتا ہے جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 130 کے سب سیکشن 4 کے تحت کابینہ اجتماعی طور پر صوبائی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے اس طرح آئین غیر منتخب شخص یا منتخب رکن کے وزیر ہونے میں کوئی امتیاز نہیں کرتا ماسوائے اس کے کہ ایسے وزیر کے لئے جو اسمبلی کا رکن نہ ہو وزیر بننے کے چھ ماہ کے اندر اسمبلی کا رکن منتخب ہونا ضروری ہوگا۔ اگر ایسے وزیر کو جو اسمبلی کا رکن نہ ہو اسمبلی کارروائی میں حصہ لینے اور تقریر کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو کابینہ کی اجتماعی ذمہ داری کے تصور کی خلاف ورزی ہوگی۔ اسی طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 بھی وزراء میں اس طرح کا کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ اسمبلی میں سرکاری کارروائی وزیر پیش کرتا ہے۔ قواعد انضباط کار کے قاعدہ 27 کے مطابق منگل کو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہوگی اور دیگر امور کار میں قائد ایوان یا اس کی عدم موجودگی میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی منظوری کے بغیر سرکاری کارروائی کے ماسوا کوئی دوسری کارروائی سرانجام نہیں دی جائے گی۔ اسی طرح قاعدہ نمبر 28 کے مطابق سیکرٹری اسمبلی اس امر کا پابند ہے کہ سرکاری کارروائی اس طریق سے ترتیب دے گا جس طرح وزیر قانون و پارلیمانی امور یا اس کی عدم موجودگی میں اس ضمن میں اس کا مجاز کردہ کوئی دیگر وزیر حکومت کی جانب سے اسے مطلع کرے گا۔ کسی رکن اسمبلی کی جانب سے پوچھے گئے سوال کا جواب متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری دیتا ہے وزیر کو اس بات کا بھی استحقاق حاصل ہے کہ سیکرٹری کو نوٹس دے کہ اسمبلی میں مسودہ قانون پیش کیا جائے۔ آئین یا قواعد ایسے وزیر میں کوئی امتیاز نہیں کرتے جو منتخب

رکن ہو یا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص وزیر ہے اسے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے، تقریر کرنے کا استحقاق حاصل ہے تاہم اگر وہ اسمبلی کا رکن نہ ہے تو وہ اسمبلی یا کمیٹی میں کسی معاملے پر ووٹ نہیں دے سکے گا۔ میں آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر مسترد کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی رولنگ کا خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور(ق) لیگ کے صاحبان سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اس سے پہلے بھی پانچ سال ہمیں روکتے رہے ہیں وہ اس وقت بھی ہمیں نہیں روک سکے جب وہ یہاں پر کھڑے ہو کے خدائی دعوے کیا کرتے تھے اب بھی ذرا اپنے گھر کی خبر کریں جو ان کا (ق) لیگ کا candidate تھا میرے مقابلے میں وہ دو دن پہلے میرے حق میں دستبردار ہو گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن ممبران (ق) لیگ والوں نے اس ملک کا آٹھ سال تک قانون اور آئین توڑا ہے اور وزیر قانون کو extra point of order دیا جائے اور وہ ان کو سمجھائیں کہ قانون کیا ہے؟ یہ بڑا واضح قانون ہے۔ ان بیچارے لوگوں کو تو یہ علم نہیں کہ ان کا اپوزیشن لیڈر بول رہا ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اسمبلی کے بزنس کو چلنے دیا جائے۔

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کا مشکور ہوں اور میں یہاں پر اپنے اپوزیشن کے ممبران (ق) لیگ والوں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ جب اسمبلی کے floor پر آتے ہیں تو دستور پاکستان کا مطالعہ کر کے آیا کریں۔ دستور ظہور الٰہی روڈ کا نہ کر کے آیا کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! اسمبلی کا بزنس چلنے دیں۔ جمعہ ہے اور ہم نے ساڑھے بارہ بجے تک کام کو ختم کرنا ہے۔ کیا کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

چلیں! میں پھر آپ کے بعد کسی اور کو پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت نہیں دوں گا۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ (ق) لیگ کا بندہ میرے حق میں withdraw ہو گیا ہے۔ آپ پی پی۔48 میں جا کر دیکھ لیں وہاں بھی اٹھارہ، انیس بندے تھے۔ یہاں ضمیر فروشوں کی کمی نہیں ہے۔ یہاں بکنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ انھوں نے یہ خریداری شروع کر دی ہوئی ہے۔ انھوں نے اپنی روایات جو پچھلی ہیں وہ نبھانی شروع کر دی ہیں۔ انہیں یہاں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ ہر کوئی بکنے والا نہیں ہوتا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر invalid ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

تعزیت

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے یہ بات کی تھی کہ ان کا اور ان کا پوائنٹ آف آرڈر آخری ہوگا۔ نوانی صاحب! آپ ماشاء اللہ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

مرحوم معزز اراکین اسمبلی کے لئے دعائے مغفرت

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں ایک بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ ملک بشیر ہمارے ممبر رہے ہیں، ملک جاوید، ان کے بھائی بھی اس وقت ممبر ہیں، پانچ چھ دن پہلے ان کی وفات ہوئی ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس ایوان کے معزز ممبر رہ چکے ہیں اور ہمارے colleague تھے وہ وفات پا چکے ہیں ان کے لئے دعا کرائی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پی پی۔48 کی بات ہوئی، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جو بڑی اہم ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ چودہ، پندرہ لوگوں نے

withdraw کیا ہے- ان میں سے کسی آدمی کو بلا لیں - ہم جو سیاسی آدمی تھے ہم نے ان کو approach بھی کیا اور ان سے گفت وشنید بھی کی اور انہوں نے ہماری request اور میاں شہباز شریف کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے withdraw کیا- کوئی administration اس میں involve نہیں ہے- ہم اس بات کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ہم اپنی اسمبلی کی رکنیت سے استعفی دے دیں گے- (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں نہیں- دیکھیں! آپ تشریف رکھیں- اس کا proper forum موجود ہے اگر آپ کو کوئی grievance ہے تو آپ ادھر approach کر سکتے ہیں- ایسی بات اسمبلی میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے متعلق کرنا مناسب نہیں- آپ کو خود سوچنا چاہئے- میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ اس طرح کے ذاتی حملوں سے پرہیز کیا جائے- تعزیت کے لئے میرے بھائی نے بات کی ہے- میں اپنی طرف سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ میرا بھی بھائی تھا، پرویز نکئی (مرحوم) کے لئے بھی فاتحہ خوانی کیجئے اور ملک بشیر کے لئے بھی فاتحہ خوانی کیجئے-

(اس مرحلہ پر مرحوم اراکین اسمبلی کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

میرے خیال میں اب وقفہ سوالات کا سلسلہ شروع کیجئے- کوئی صاحب ایسے ہیں جو کہتے ہوں کہ ضروری بات میں نے نہیں کرنی، نہیں- (قطع کلامیاں)

سوالات (محکمہ جات مقامی حکومت، کیمونٹی ڈویلپمنٹ اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں- بھائی یہ تو مناسب نہیں ہے- شکریہ، میں آپ کا شکر گزار ہوں- اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے- آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ مقامی حکومت، کیمونٹی ڈویلپمنٹ اور داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیے جائیں گے- پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے- آپ سوال خود پڑھیں گے یا اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پڑھا ہوا تصور کیا جائے-

ضلع لاہور میں گدھا گاڑیوں سے ٹیکس
کی وصولی و دیگر متعلقہ تفصیل

*3: جناب نصیر احمد: کیاوزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازارہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں گدھا گاڑیوں سے کسی بھی قسم کا کوئی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گدھا گاڑیوں پر پلیٹ ٹیکس لگایا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف علاقوں، کواپریٹو سوسائٹیوں میں داخلے پر گدھا گاڑیوں سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(د) اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا گدھا گاڑیوں کے غریب کوچوانوں کو کسی بھی قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ:

(الف) درست ہے۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 سیکنڈ شیڈول حصہ IV کے جز15 کے مطابق ٹاؤن کونسل کو وہیکل ماسوائے موٹر وہیکل کے ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہے۔

(ب) درست ہے گدھا گاڑیوں سے ٹیکس وصول کرتے وقت ان پر نمبر لگایا جاتا ہے اور یہ نمبر لوہے کی پلیٹ کی شکل میں ہوتا ہے جس کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) چونکہ یہ ٹیکس پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت نافذ ہے لہذا اس میں چھوٹ کا اختیار زیر قاعدہ 116 متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو حاصل ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ تین نمبر سوال کا پہلا (جز) ہے جس میں یہ سوال تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں گدھا گاڑیوں سے کسی بھی قسم کا کوئی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تو ان سے کس شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس شرح کے متعلق بتا دیا جائے؟" اس کا جواب یہ تھا کہ "پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 سیکنڈ شیڈول حصہ چار کے جز 15 کے مطابق

ٹاون کونسل کو وہیکل ماسوائے موٹر وہیکل کے ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہے"۔اس کا میں سپلیمنٹری سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چودہ پندرہ گھنٹے مشقت کے بعد ڈیڑھ دو سو روپیہ جو ایک گدھا گاڑی والا کماتا ہے اس سے کس شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟اس شرح کے متعلق ذرا بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس سوال میں شرح ٹیکس کے متعلق نہیں پوچھا۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو میں انہیں معلوم کر کے بتا دوں گا کہ کتنا ٹیکس nominate ہوتا ہے۔

جناب نصیر احمد: سوال نمبر3 میں جز نمبر3 یہ ہے کہ "گدھا گاڑی پر ٹیکس نہیں لگایا جاتا۔"اس کے متعلق مجھے proper جواب نہیں مل سکا۔ میرے خیال میں یہ وقت کی کمی کی وجہ سے ہے، otherwise لاہور میں مختلف towns اور society کے اندر ٹیکس نہیں لگایا جاتا بلکہ ان غریب گدھا گاڑیوں کے مالکان کے passes بنائے ہوئے ہوتے ہیں اور ان سے ماہانہ اور ہفتہ وار چارجز وصول کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی چھان بین کے بعد اس پر جواب دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں معزز رکن کا مشکور ہوں کہ انھوں نے اس معاملے پر توجہ دلائی ہے۔اس کو دیکھ لیں گے یہ بڑا nominal سا ہوتا ہے اور اگر یہ چاہیں گے تو اس کی معافی کے متعلق بھی recommendations دی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب آپ مطمئن ہیں؟

جناب نصیر احمد: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ جواب غلط دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے چیلنج کر دیں۔اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب ہم اگلے سوال پر آ چکے ہیں اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔آپ کو پہلے بات کرنی چاہئے تھی۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں کوئی غلط سوال نہیں کرنا چاہ رہا۔

جناب سپیکر: میرے عزیز! آپ کو پہلے سوال کرنا چاہئے تھا۔اب تو میں نے دوسرا نام بھی پکار دیا ہے۔پلیز تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: میں تو جب بھی بات کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو بات کرنے کا حق بھی چھین لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کب چھینا ہے؟ اگر آپ اس وقت کرتے تو آپ کو بات کرنے کی اجازت دیتا۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں آپ کے احترام میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔حسن مرتضیٰ صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4 ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کا جواب آنے تک pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

چودھری محمد طارق گجر: جناب سپیکر! میں میاں نصیر صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہوں گا کہ لاہور میں کسی بھی ہاؤسنگ سکیم میں ریڑھیوں پر ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

جناب سپیکر: میاں نصیر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ اسے pending کر دیا جائے۔اگلا سوال نمبر 61 محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔محترمہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا محمد اقبال خان صاحب کا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 22 ہے اور میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ ایس۔ڈبلیو۔ایم میں سینیٹری ورکرز سٹاف، آفیسرز، مستقل، عارضی ملازمین و مشینری کی صورتحال اور تفصیلات

*22: رانا محمد اقبال خان: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ ایس۔ڈبلیو۔ایم میں کتنے سینٹری ورکرز/سینٹری سٹاف اور افسران کام کر رہے ہیں، مستقل، عارضی اور contingent paid ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ جات، مستقل و عارضی پتا جات اور مقام تعیناتی یونین کونسل سطح پر کیا ہیں؟

(ب) ایک ہی اسامی پر ایک سے زائد بار تعینات افسران و ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ جات، مستقل و عارضی پتا جات اور عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا سٹاف کی لاہور بھر میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیا حکومت ان کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب، نیز ناظمین/افسران کی ڈسپوزل پر کام کرنے والے عملہ کی سلسلہ وار تفصیل نام، عہدہ جات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے دیگر علاقوں میں یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکروں کی تعداد 200 کے لگ بھگ ہے، جبکہ راوی پار تمام یونین کونسلوں میں ان کی تعداد 40 یا اس سے بھی کم ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ ایس۔ ڈبلیو۔ ایم میں اس وقت کون کون سی مشینری استعمال ہو رہی ہے، آئٹم وار تفصیل بیان کی جائے نیز حلقہ پی پی۔137 کی یونین کونسلوں کو کون کون سی مشینری فراہم کی گئی، آئٹم وار تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ ایس۔ ڈبلیو۔ ایم ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ سٹاف کی کل تعداد 10548 ہے، اس میں سینٹری ورکروں کی اسامیوں کی تعداد 7897 ہے، 4312 ریگولر سینٹری ورکر کام کر رہے ہیں جبکہ سینٹری ورکروں کی 3585 خالی اسامیاں ہیں۔ ان خالی اسامیوں پر ورک چارج ملازمین تعینات کئے گئے ہیں۔ مستقل اور

ورک چارج ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ جات اور مقامی تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شعبہ ایس۔ ڈبلیو۔ ایم میں تعینات آفیسران، ملازمین، چیف سینٹری انسپکٹرز، سینٹری انسپکٹرز، موٹروہیکل انسپکٹرز، سینٹری سپروائزر، ڈرائیورز، ٹیکنیکل عملہ ورکشاپ پر مشتمل ہے اور ان کو وقتاً فوقتاً صفائی کی بہتری کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر تعینات کیا جاتا ہے، دیگر تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت شعبہ ایس۔ ڈبلیو۔ ایم میں کل 4800 اسامیاں خالی ہیں ان میں سے 4709 اسامیوں پر ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں، جبکہ 91 اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔ حکومت نے فی الحال ریگولر ملازمین کی بھرتی پر پابندی عائد کر رکھی ہے اس لئے ان اسامیوں پر ورک چارج ملازمین کے ذریعے کام لیا جا رہا ہے، یونین کونسلز ناظمین کی زیر نگرانی کام کرنے والے عملہ کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی حدود میں کسی بھی یونین کونسل میں سینٹری ورکرز کی تعداد 200 نہ ہے۔ یہ درست ہے کہ راوی پار یونین کونسل میں عملہ کی تعداد 40 یا اس کے لگ بھگ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عملہ صفائی کی تعداد متعلقہ یونین کونسل کی حدود، آبادی، محل وقوع، کمرشل / غیر کمرشل زون کو مدنظر رکھتے ہوئے عرصہ دراز قبل کی گئی تھی، اس میں اب کوئی کمی بیشی نہ کی گئی ہے۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شعبہ ایس۔ ڈبلیو۔ ایم میں زیر استعمال مشینری کی آئٹم وائز تفصیل تتمہ (د) اور پی پی۔ 137 کی یونین کونسلوں میں زیر استعمال مشینری کی آئٹم وائز تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب والا! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 126 ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا استدعا ہے کہ اسے pending کر دیا جائے۔ پہلی حکومت میں تو چار چار سالوں تک سوالوں کے جوابات بھی نہیں آتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا محمد اقبال خان صاحب کا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 24 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور، یونین کونسل نمبر 8،5،4،3،2،1 کے زیر انتظام اداروں، مستقل، عارضی ملازمین و ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*24: رانا محمد اقبال خان: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلعی حکومت لاہور کے زیر اہتمام یونین کونسل نمبران 5،4،3،2،1 اور 8 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں اور ان اداروں کے دفاتر کی ہیت ترکیبی (تنظیم) کیا ہے؟

(ب) ان دفاتر کے مکمل پتاجات، افسران، ملازمین، عارضی اور کنٹیجنٹ پیڈ ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ جات، مستقل، عارضی پتہ جات اور مقام تعیناتی یونین کونسل سطح پر کیا ہیں؟

(ج) ایک ہی پوسٹ پر ایک سے زائد بار تعینات افسران و ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ جات، مستقل، عارضی پتاجات اور عرصہ تعیناتی کیا ہیں؟

(د) مذکورہ بالا سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیا حکومت ان کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب، نیز ناظمین / افسران کی ڈسپوزل پر کام کرنے والے عملہ کی سلسلہ وار تفصیل نام اور عہدہ جات کیا ہیں؟

(ہ) ضلعی حکومت کے وجود کے بعد اب تک مذکورہ یونین کونسلوں میں مکمل / جاری مجوزہ ترقیاتی منصوبوں کی سلسلہ وار تفصیل کیا ہے نیز مکمل کی گئی سکیموں کی Last Payment Voucher کی کاپیاں ایوان میں پیش کی جائیں؟

(و) ان سکیموں میں کتنی مالی بے ضابطگیاں پائی گئیں، حکومت نے اس کے تدارک کے لئے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

جناب سپیکر: اس سوال پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 164 ہے اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 36 سید حسن مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بھائی! ابھی آپ تشریف رکھیں میں آپ کے بہت پوائنٹ آف آرڈر سنوں گا لیکن ابھی مجھے کام کرنے دیں۔ اگلا سوال نمبر 228 جناب محمد نعیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر سنیں۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے یہ کام کرنے دیں۔پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔میں نے اور کیا کرنا ہے؟ آپ کی ہی باتیں سننی ہیں۔پلیز تھوڑا سا چلنے دیں۔چلیں! آپ خوش ہو لیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب والا! یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

جناب سپیکر: انشاء اللہ آپ کی زبان کو بات کرنے کی مکمل اجازت دیں گے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ پارلیمنٹ صرف اس لئے نہیں ہے کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر ان سوالوں کو discuss کریں جن کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اور جن کا جواب دینے کی حکومت نے زحمت ہی نہیں کی۔پارلیمنٹ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم انہی کاغذوں کو آگے پیچھے کرتے رہیں اور تمام فیصلے دوبئی اور لندن میں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں میں اس بارے میں خصوصی ہدایت جاری کر رہا ہوں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! اگر حکومت "جواب موصول نہیں ہوا" لکھنے کی بجائے تھوڑا سا کام کر لے تو شاید عوام کا کچھ فائدہ ہو جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ منسٹرز کو ہدایات جاری کریں کہ سوالوں کے جوابات موصول ہونا ضروری ہیں ورنہ ان چیزوں کو اسمبلی میں نہ لایا جائے۔ کیا ہمیں ان سوالوں کا جواب بھی لندن اور دوبئ سے لینا پڑے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جن سوالوں کے آگے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ محکمے کی طرف سے ان تمام سوالات کے جوابات موصول ہو چکے ہیں اور میرے پاس ہیں لیکن یہ circulate نہیں ہو سکے اس لئے اگر ممبر موجود ہو تو وہ اپنے سوال کا نمبر پکار کر take up کرے تو پھر اس کی request پر pending ہو جائے گا لیکن یہ بھی تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ سوال کریں لیکن پھر ہاؤس میں حاضر نہ ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے آپ کو floor دیا ہے، تقریر کرنے کے لئے اجازت نہیں دی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں تقریر نہیں کروں گی۔ جن سوالات کے جوابات یہاں نہیں لکھے گئے ان کے حوالے سے رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کے جوابات موجود ہیں۔ رانا صاحب کو یہ بات شروع ہی میں بتانی چاہئے تھی، اس بابت announcement ہونی چاہئے تھی کہ ان سوالات کے جوابات وزیر قانون صاحب کے پاس موجود ہیں۔ وہ کس مقصد کے تحت چھپا کر رکھے گئے ہیں، انہیں کیوں announce نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اس کا جواب میں دیتا ہوں۔ اگر سوالات کے محرکین یہاں ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی دلچسپی نہیں ہے۔ دوسرا کسی نے ان کے behalf پر بھی سوال نہیں پکارا۔ چونکہ محرک موجود نہیں ہے، سوالات کرنے والے موجود نہیں ہیں تو پھر آپ بلاوجہ کیوں وقت ضائع کر رہی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ چودھری ظہیر الدین صاحب کو ممبران کی اکثریت کی تائید حاصل ہوتی ہے یا نہیں یہ تو آنے والا وقت بتائے گا لیکن یہ اپنے ممبران میں senior ہیں، انھیں آج اپنے اراکین کو بتانا چاہئے تھا کہ اگر کوئی سوال کرنے والا رکن موجود نہ ہو تو آپ on his behalf اس کے سوال کا نمبر پکاریں گے اس کے بعد ہی اسے pending کیا جا سکتا ہے۔ جب سوال کا نمبر ہی نہیں پکارا جائے گا تو پھر ہم اسے pending کیسے کر سکتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کو چلنے دیں۔ دو تین انتہائی burning issues ہیں جن پر میری تحاریک التوائے کار ہیں۔ چونکہ آج وقت بھی کم ہے لہذا ہاؤس کے بزنس کو آگے چلائیں اور بلا وجہ فرمائشی طور پر پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہ دیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ نے بڑی اچھی بات کہی ہے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے بڑی relevant, to the point اور قانون کے مطابق بات کرنی ہے۔ پہلے تو میں میاں شہباز شریف صاحب کو حلف اٹھانے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جناب سپیکر! بات ہوئی ہے حلف اٹھانے کی، تو حلف اٹھانے کے لئے میاں نواز شریف، میاں شہباز شریف پہلے ہی سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ قانون کی بحالی، آئین کی بحالی اور sovereignty of the Constitution کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میرا point یہ ہے کہ آج تک جو لوگ آئین کی آبروریزی کرتے رہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پوائنٹ آف آرڈر کو misuse نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! یہ misuse نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے اُس طرف جانے کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ آپ کے زیادہ ساتھی تو اس طرف بیٹھتے ہیں جبکہ آپ اُدھر تشریف فرما ہیں۔ چلیں کوئی بات نہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر شروع کر دیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ اگلا سوال پیر محمد جمیل شاہ صاحب کا ہے۔

پیر محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 47۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میاں چنوں، تحصیل ہیڈ کوارٹر سے دور واقع یونین کونسلز و چکوک کے مسائل

*47: **پیر محمد جمیل شاہ**: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسلز نمبر 90، 91 اور 92 جو کہ تحصیل میاں چنوں میں واقع ہیں اور ان یونین کونسلز کے چکوک تحصیل ہیڈ کوارٹرز میاں چنوں سے سو کلو میٹر دور ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ یونین کونسلز تحصیل ہیڈ کوارٹرز خانیوال سے 25/30 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یونین کونسلز کو سابقہ حکومت نے تحصیل خانیوال میں شامل کرنے کے لئے ڈائریکٹو بھی جاری کیا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان چکوک کے ہزاروں افراد کو تحصیل ہیڈ کوارٹرز دور ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان یونین کونسلز کو تحصیل میاں چنوں سے کاٹ کر تحصیل خانیوال کے سپرد کرنے اور تمام انتظامی اور دیگر معاملات بھی اسی تحصیل کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ:

(الف) تحصیل میاں چنوں سے 65 کلو میٹر دور ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ہ) اسی وجہ سے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، جملہ انتظامی امور تحصیل خانیوال کے سپرد ہو چکے ہیں۔ماسوائے ریونیو ریکارڈ جو کہ بوجہ رٹ پٹیشن بمقدمہ محمد شریف بھارا بنام گورنمنٹ آف پنجاب عدالت عالیہ، ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان ہونے کی وجہ سے ریونیو ریکارڈ تبدیل نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

پیر محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! جواب کے جز(ہ) میں بتایا گیا ہے کہ "نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، جملہ انتظامی امور تحصیل خانیوال کے سپرد ہو چکے ہیں ماسوائے ریونیو ریکارڈ جو کہ بوجہ رٹ پٹیشن بمقدمہ محمد شریف بھارا بنام گورنمنٹ آف پنجاب عدالت عالیہ ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان ہونے کی وجہ سے ریونیو ریکارڈ تبدیل نہ ہوا ہے"۔ میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نوٹیفکیشن کب ہوا ہے؟ اگر درخواست گزار نے کوئی ایسا valid مؤقف یا point اٹھایا ہے تو اس پر محکمہ نے کیا جواب دیا ہے اور یہ مسئلہ کب تک حل کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق یہی ہے کہ "بوجہ رٹ پٹیشن بمقدمہ محمد شریف بھارا بنام گورنمنٹ آف پنجاب عدالت عالیہ ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان میں ہونے کی وجہ سے ریونیو ریکارڈ تبدیل نہ ہوا ہے۔" باقی سارا تبدیل ہو گیا ہے۔ جواب کے ساتھ رٹ پٹیشن کی کاپی موصول نہیں ہوئی اگر معزز ممبر چاہیں تو کاپی منگوا دیں گے۔

پیر محمد جمیل شاہ: آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں گا کہ وہاں کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی۔ تحصیل کونسل کے الیکشن میں انھوں نے ووٹ کا استعمال کیا ہے باقی معاملات وہیں کے وہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پیر صاحب! جو جواب محکمہ نے داخل کیا ہے آپ اگر اس کے کسی حصے کو challenge کرتے ہیں اور یہ ثابت ہو گیا کہ جواب غلط دیا گیا ہے تو باقاعدہ محکمہ کے خلاف کارروائی ہو گی۔ اگر واقعی ایسی کوئی بات ہے تو آپ میرے علم میں لائیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال مہر اشتیاق احمد صاحب کا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 56۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پی پی۔150 میں واقع سلاٹر ہاؤس کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ و دیگر مسائل

*56: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔150 میں واقع سلاٹر ہاؤس کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سلاٹر ہاؤس کو باہر منتقل کرنے کے لئے علامہ اقبال ٹاؤن (ٹی۔ایم۔اے) نے 717 کنال اراضی بھی ایکوائر کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سلاٹر ہاؤس کو منتقل کرنے کے لئے علامہ اقبال ٹاؤن (ٹی۔ایم۔اے) کو حکومت نے فنڈز بھی مہیا کئے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلاٹر ہاؤس کو جلد از جلد منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ 717 کنال اراضی سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے حاصل کر کے ٹی۔ایم۔اے اقبال ٹاؤن لاہور کو 30 سال کے لئے لیز پر برائے منتقلی منڈی مویشیاں و تعمیر سلاٹر ہاؤس دی ہے۔

(ج) مبلغ 33540000 روپے کی گرانٹ حکومت کی جانب سے وصول ہوئی جس سے ٹی۔ایم۔اے اقبال ٹاؤن نے تعمیر چار دیواری اور مین سڑک کے علاوہ لائٹنگ کا انتظام کر کے منڈی مویشیاں مذکورہ اراضی پر منتقل کر دی ہوئی ہے۔مزید برآں سابقہ حکومت نے مبلغ سات کروڑ روپے کی گرانٹ جاری کرنے کے احکامات دیئے تھے اور یہ معاملہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے پاس ہے یہ رقم ابھی تک موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) ٹی۔ایم۔اے اقبال ٹاؤن سلاٹر ہاؤس کوٹ کمبوہ کو جلد از جلد منتقل کرنا چاہتی ہے۔اس مقصد کے لئے حکومت کی منظوری سے کنسلٹنٹ مقرر کرنے کے بعد سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کے لئے ڈیزائننگ کا کام زیر عمل ہے۔ڈیزائننگ مکمل کرنے کے بعد سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ " مبلغ سات کروڑ کی رقم ابھی موصول نہ ہوئی ہے" تو یہ کب تک موصول ہو گی؟ دوسرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ سلاٹر ہاؤس کب تک شہر سے باہر منتقل ہو گا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کے لئے ڈیزائننگ کا کام زیر عمل ہے۔ ڈیزائننگ مکمل کرنے کے بعد سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا" بیوروکریسی کو پچھلی حکومت کی عادت پڑی ہوئی ہے کہ جواب نامکمل دیتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سلاٹر ہاؤس کب تک شہر سے باہر منتقل ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں مہر اشتیاق صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا، ان کو پتا ہی ہے کہ پچھلی حکومت کی عادتیں کتنی خراب تھیں اور وہ کس طرح سے ہر ضروری مسئلے کو لٹکائے رکھتے تھے۔ یہ جواب بھی اسی طرح کا ہے کہ اس مسئلے کو انھوں نے لٹکایا ہوا ہے۔ میں اپنے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے کو expedite کروایا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ within three months اس ساری کارروائی کو مکمل کروائیں گے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب والا! کیا یہ سلاٹر ہاؤس تین مہینے کے اندر اندر شہر سے باہر منتقل کر دیا جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: محکمہ کی طرف سے جو بھی assurances ہیں میں آج ہی کہوں گا کہ وہ within three months ان کو مکمل کریں۔ان کو پچھلی حکومت کی جو پرانی عادتیں پڑی ہوئی ہیں وہ آہستہ آہستہ دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں اپنے وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ میں نے اپنے سوال کے آخری جز میں یہ پوچھا ہے کہ یہ سلاٹر ہاؤس کب تک شہر سے باہر منتقل ہو جائے گا؟ اس پر وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ تین مہینے کے اندر اندر اس کو مکمل کر لیا جائے گا تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ سلاٹر ہاؤس تین مہینے کے اندر اندر شہر سے باہر منتقل ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! دراصل مہر اشتیاق صاحب اس وجہ سے خوف زدہ ہیں کیونکہ اس معاملے کو انھوں نے اس سے پہلے بھی ایک دو مرتبہ اٹھایا تھا۔بات یہ ہے کہ پچھلے حکمرانوں کو تو لوٹ مار، اقرباء پروری، کرپشن، پٹواریوں سے سرکاری رقبے identify کروانے سے ہی فراغت نہیں ملتی تھی۔اب جو حکومت ہے اس نے انشاء اللہ تعالیٰ عوام کی خدمت کرنی اور عوام کے مسائل کو حل کرنا ہے تو اس لئے جس عرصے کا میں نے ذکر کیا ہے آپ یقین رکھیں کہ اس عرصے کے دوران انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلاٹر ہاؤس شہر سے باہر منتقل ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب وسیم قادر!

جناب وسیم قادر: سوال نمبر 84۔جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب موصول نہیں ہوا اس کا جواب pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب late موصول ہوا ہے اس لئے اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس کو شامل نہیں کیا۔جس سڑک کا جناب وسیم قادر صاحب نے ذکر کیا ہے جواب کے مطابق وہ سڑک اب شروع ہو چکی ہے۔اس کے باوجود اگر یہ سوال کو pending کروانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب والا! سوال نمبر 84 کا جواب موصول نہیں ہوا بلکہ سوال نمبر 89 کا جواب موصول ہوا ہے۔اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کو pending کر دیا جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ممبران کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ چلیں ہمارے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی جمہوریت کا راستہ اپنایا ہے چلیں ہم نے تو آمریت کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ان سے میں گزارش کرتی ہوں کہ کم از کم اسمبلی کو موچی دروازہ نہ بنائیں۔ اسمبلی کے قوانین کو بھی پڑھ لیں۔گو ہم بھی پہلی دفعہ اس اسمبلی میں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر تقریر کے لئے نہیں ہے۔آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد طارق گجر صاحب!

جناب محمد طارق گجر: سوال نمبر113 لیکن میرے اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اگر جواب موصول نہیں ہوا تو اس سوال کو بھی pending کر دیں۔

جناب محمد طارق گجر: جناب والا! اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ جوابوں کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے اور جواب وقت پر آنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: سوال نمبر117۔جناب والا! میں اپنے سوال کو پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پڑھنے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔اس کا تو جواب ہی موصول نہیں ہوا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! رانا صاحب نے کہا تھا کہ انہوں نے جواب چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو pending کر دیا جائے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! آپ ان سے پوچھ تو لیں وہ فرما رہے تھے کہ انہوں نے جواب چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔رانا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ انہوں نے سوال نمبر117 کا جواب چھپا کر رکھا ہوا ہے۔وزیر قانون صاحب میرا سوال پڑھ لیں اور اس کے بعد اس کا جواب بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب سوال نمبر 117 کا جواب آپ کے پاس ہے یا نہیں، یا پھر اس کو pending کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے لیکن چونکہ محکمے نے سوال کا جواب لیٹ بھیجا ہے اس لئے اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس کو جوابات کی کاپی میں شامل نہیں کیا۔ چونکہ اس کا جواب circulate نہیں ہوا اس لئے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ اس سوال کو pending کر لیں اور اگلے اجلاس میں اس سوال کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس سوال کا جواب pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: پیر محمد جمیل شاہ کا سوال نمبر 143 ہے ---وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب محمد حفیظ اختر چودھری صاحب!

جناب محمد حفیظ اختر: سوال نمبر 145۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ لہذا اس کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کرتے ہیں۔ ملک جہاں زیب وارن صاحب!

ملک جہاں زیب وارن: سوال نمبر 206۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ وزراء صاحبان نوٹ فرمالیں کہ معزز رکن کا اگر سوال ہو تو مناسب اور بر وقت اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھجوایا جائے۔ اس طریقے سے میں نہیں سمجھتا کہ محکموں کی کارکردگی اچھی نظر آتی ہے۔ ان محکموں سے ضرور action لیں جن کے پاس سوال پہنچ چکے ہیں اور ابھی تک انہوں نے جواب نہیں دیا۔

چودھری ظہیر الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اس معزز ایوان کے اندر ہماری حاضری کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے اراکین اپنے حلقوں سے اور پورے پنجاب سے ان کے پاس جو معلومات آتی ہیں اس کو یہاں پر اجاگر کرنے کے لئے یہاں ایوان میں سوالات کئے جاتے ہیں۔ آج کا جو چھوٹا سا پمفلٹ نما رجسٹر ہے یہ اس بات کا گواہ ہے کہ 20 سوالات میں سے 14 سوالات ایسے ہیں جس پر لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ایک چیز کو وزیر قانون نے disclose کیا ہے محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا سوال جو کہ امن عامہ کے متعلق تھا جب گزر گیا تو اس

کے بعد انہوں نے فرمایا کہ سوالات کے جوابات تو میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔ on her behalfہو سکتے ہیں جبکہ آپ dispose ofفرما رہے تھے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن جمہوریت کا سنگھار ہوتی ہے اور آپ خود بھی کہا کرتے ہیں جب ہم نے ایک دو دفعہ ٹوکن واک آوٹ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اپوزیشن کے بغیر ایوان کو چلانا مناسب نہیں دکھائی دیتا۔ لیکن اپوزیشن کے کام کرنے میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں ۔ مسودات تو بعد میں آتے ہیں آپ چھوٹی چھوٹی سہولیات نہیں دے رہے۔ اپوزیشن کے آفس کو کام کرنے کے لئے سہولیات تک نہیں دی جا رہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں جیسے سٹینو گرافر ہے یا ان کو بیٹھنے کے لئے جو سہولیات با ہم پہنچائی جا رہی ہیں یا پانی کی جو سہولت دی جا سکتی ہے کہ وہاں پر بیٹھ کر سکون سے کوئی کام کر لیا جائے۔ یہ سب کچھ اس اپوزیشن کے ساتھ کیا جا رہا ہے جس نے پہلے دن یہ کہا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ جمہوریت کو رواں رکھنے کے لئے تعاون کریں گے ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ پانچ سال پورا کریں۔ لیکن آپ کے رویے اس طرح سے چل رہے ہیں کہ اپوزیشن کو مکمل طور پر باہر نکال دیا جائے لیکن پھر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر ایسا کیا گیا تو پھر مرزا یہاں اکیلا ان گلیوں میں نہیں پھر سکے گا اور یہ گلیاں سونی ہو جائیں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں چودھری صاحب کی بات کو appreciateکرتا ہوں، مجھے ان کے منہ سے یہ کلمات بہت اچھے لگے ہیں جو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اپوزیشن اس ایوان کا سنگھار ہوتی ہے۔ یہ پانچ سال اپوزیشن کو اٹھا اٹھا کر باہر ہی پھینکتے رہے ہیں۔ سڑکوں کے اوپر پھینکتے رہے ہیں اور ہمیں ایوان میں داخل ہی نہیں ہونے دیتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد اس معزز ایوان کی جو ساٹھ سالہ تاریخ ہے اور اس سے پہلے کبھی ایسے نہیں ہوا کہ اپوزیشن کے ستائیس ستائیس آدمیوں کو آپ ایوان سے expelکریں اور اس کے بعد باہر پولیس بٹھائیں اور لوگوں کو وہاں سے پکڑ کر حوالات میں لے کر جائیں۔

آوازیں: شیم، شیم اور اب بات یہ کر رہے ہیں اپوزیشن کے کیا حقوق ہیں، اپوزیشن کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے یہ آپ کو ہم سے زیادہ پتا ہے؟ آپ تو ابھی نئے ہیں آپ کو ابھی کچھ پتا نہیں ہے۔ ہمیں آپ سے زیادہ پتا ہے ہم آپ کو یہ بھی سکھا دیں گے۔

چودھری ظہیر الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس طرح سے پھر جواب الجواب شروع ہو جائے گا اور یہ مناسب نہیں ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب والا! میں ذاتی نکتہ وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ پچھلے دور کی بات کی ہے۔ ریکارڈ گواہ ہے اور آپ نے پرنٹ بھی کروایا ہوا ہے راناثنااللہ صاحب جتنا یہاں پر بولے ہیں یہاں پر printed ہے relevant بولے ہیں یا irrelevant بولے ہیں۔ راناثناء اللہ صاحب یہاں جتنا بولتے رہے، relevant or irrelevant اور وہ حذف کیا گیا ہے۔ میں پہلی دفعہ اپوزیشن میں نہیں ہوں میں نے پہلے بھی اپوزیشن میں وقت گزارا ہے۔ جو چیزیں آپ نے شروع میں کی ہیں اپوزیشن کو کام کرنے سے بالکل روک دیا گیا ہے۔ ہم اپنے تئیں حلقہ جات اور حلقہ نیابت کے فرائض ادا کرنے کے لئے آ رہے ہیں ورنہ حکومت اور اسمبلی کی طرف سے ہمیں کسی قسم کی کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! پچھلی حکومت میں ہمارے گھر پولیس چوکی بنے رہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ آپ ٹائم بھی دیکھیں اور سوالات بھی دیکھیں اور بھی بزنس ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: ہماری عزتوں کو خراب کیا گیا، گھروں میں پولیس بھیجی گئی، انہوں نے ظلم کئے اور انہوں نے وزیر اعلیٰ کو بادشاہ سلامت بنا کے رکھا۔ یہ کن روایات کی بات کرتے ہیں؟ انہیں شرم آنی چاہئے یہ روایات کے قائل بھی نہیں اور انہیں روایات کی بات بھی نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے پنجاب میں جو ظلم کئے اور جس طرح لوگوں کی تذلیل کی، جس طرح عوام کی تذلیل کی گئی، جس طرح پورے ملک میں چوریاں اور ڈکیتیاں ہوتی رہیں، جس طرح انہوں نے پورے ملک کو جیل مقرر کر دیا، پورے پنجاب کو جیل مقرر کر دیا۔ یہ آج روایات کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں۔ آپ تمام حضرات تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ آپ نہ بولیں۔ (قطع کلامیاں)
ڈھلوں صاحب! تشریف رکھیں۔ دیکھیں، اپوزیشن والوں اور گورنمنٹ والوں کے پاس بھی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا موجود ہے۔ وہاں جا کر بھی اپنی اپنی بات کر لیں کیونکہ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر

تقریر کا معاملہ مناسب نہیں لگتا۔ جب آپ کو تقریر کا ٹائم ملے گا اس وقت ضرور کیجئے۔ آخری سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اس آخری سوال کا جواب موصول ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چونکہ جواب circulate ہو کر ممبرز تک نہیں پہنچا اس لئے آپ اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: بہتر ہے۔ Thank you.

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی کہ جواب موصول ہو گیا ہے لیکن answer sheet میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ نے ان کی پوری بات نہیں سنی۔ جواب انہیں موصول ہو گیا ہے لیکن circulate نہیں ہو سکا، بات چھوڑیں۔ اس میں برائی والی ایسی کیا بات ہے، چھوڑیں۔ آئندہ آ جائے گا۔ بھئی! آئندہ آ جائے گا۔ میں نے انہیں آئندہ کے لئے کہہ دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر معزز رکن میری بات سنیں تو میں ان سے یہ عرض کر دوں کہ جو جوابات اجلاس سے کم از کم تین دن پہلے موصول نہ ہوں انہیں اسمبلی سیکرٹریٹ answer sheet کا حصہ نہیں بناتا۔ وہ جواب میرے پاس پڑے ہیں اگر آپ مجھ سے کاپی لینا چاہیں آپ لے سکتے ہیں لیکن next session میں وہ circulate ہو جائیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: غور سے ان کی بات سنیں۔ وہ آپ کو صحیح بات بتا رہے ہیں ان کی بات سننے کی کوشش کریں۔ جواب آئے تو supplementary question آئے گا نا۔ (قطع کلامیاں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ شہر میں نکاسی آب کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیل

*36: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چنیوٹ مقامی حکومت کے زیر انتظام پانی سپلائی کے منصوبے کی توسیع کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا اس سلسلے میں تحصیل چنیوٹ میں حکومت کا مزید ٹیوب ویل نصب کرنے کا پروگرام ہے؟

(ج) تحصیل چنیوٹ میں کتنے ٹیوب ویل کہاں، کہاں اور کتنی لاگت سے لگائے گئے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:

(الف) درست نہ ہے۔پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے ٹی۔ایم۔اے چنیوٹ محکمہ پبلک ہیلتھ کو پانی کے منصوبہ کی توسیع کے لئے تجاویز اور ضرورت کے مطابق نئے ٹیوب ویل، نئی پائپ لائنیں اور او۔ایچ۔آر کے لئے تخمینہ مبلغ 80 لاکھ۔روپے 07-2006 میں ارسال کیا ہے جس پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے۔

(ب) تحصیل چنیوٹ (چنیوٹ سٹی) میں کوئی ایسا منصوبہ زیر غور نہ ہے، کیونکہ علاقہ سویٹ زون ہے اور عوام پانی کا کنکشن لینے میں دلچسپی نہ رکھتی ہے۔البتہ فنڈز مہیا ہونے پر نئی آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی جا سکتی ہیں۔

(ج) تحصیل چنیوٹ میں کل 34 عدد ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں جن کی تنصیب کی جگہ اور لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاقات کا وقت ہو گیا ہے۔سید رفیع الدین بخاری صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔انہوں نے request کی ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو اگلے سیشن تک pending کر دیں لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کی بھی تحریک استحقاق ہے۔میں گزارش کرتا ہوں کہ محترمہ اپنی تحریک پڑھیں۔

ای۔ڈی۔او(آر) چکوال کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میں اپریل کے آخری ہفتہ اور مئی کے پہلے ہفتہ ذاتی طور پر ہمراہ ووٹرز

ای۔ڈی۔او(آر) ضلع چکوال مسٹر سرور نور کے دفتر مفاد عامہ کے حوالے سے ملنے کے لئے گئی اور کئی مرتبہ فون پر رابطہ کیا مگر اس کا رویہ ناروا اور غیر مناسب رہا۔ میں نے پھر مورخہ 23۔ مئی 2008 کو ای۔ڈی۔او(آر) ضلع چکوال کو دوبارہ فون کیا اور کہا کہ وہ میرے عزیز واقارب اور میرے حلقہ کے ووٹروں کے خلاف، میرے سیاسی مخالفین کے ایماء پر انتقامی کارروائیوں سے باز رہے۔ اس پر آفیسر موصوف نے مجھے توہین آمیز لہجہ میں ناروا اور غیر مناسب الفاظ استعمال کرتے ہوئے جوابات دیئے میں نے کہا کہ مسٹر جاوید گرداور پچھلے آٹھ سال سے ایک ہی جگہ اور ایک ہی سیٹ پر تعینات ہے۔ وہ میرے سیاسی مخالفین کے ایماء پر انتقامی کارروائیاں کر رہا ہے۔ اس کے خلاف بھی ایکشن لیں۔ اس پر آفیسر موصوف سیخ پا ہو گیا اور مجھے کرخت اور سخت لہجہ میں کہا کہ مجھ سمیت میرے حلقہ کے ووٹروں، میرے عزیز واقارب کے خلاف سخت کارروائیاں ہوتی رہیں گی اگر آپ ایم۔پی۔اے ہیں تو آپ جو کچھ کر سکتی ہیں کر لیں، میں دیکھ لوں گا۔ آفیسر موصوف کے اس ناروا، غیر مناسب رویہ اور ہتک آمیز سلوک کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس تحریک پر میری brief statement یہ ہے کہ میں آج اس اسمبلی کی تیسری مرتبہ رکن ہوں۔ میں نے اس مرتبہ نیشنل اسمبلی کے الیکشن میں حلقہ این اے۔60 سے lose کیا ہے اور میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید اور پیپلز پارٹی کی مہربانی سے پیپلز پارٹی کی وومن سیٹ پہ induct ہوئی ہوں۔ میں پہلی مرتبہ اس اسمبلی کی ممبر نہیں بنی۔ اس سے پہلے بھی میں دو مرتبہ جنرل الیکشن پر اس اسمبلی کی رکن رہی ہوں اور میں آج تک جنرل الیکشن میں اس اسمبلی کی منتخب ہونے والی، return ہونے والی واحد خاتون ہوں۔ پنڈی ڈویژن سے صوبائی اسمبلی کی تین مرتبہ ممبر ہونے والی میں واحد خاتون ہوں اور میں 25 سالہ سیاسی تجربہ رکھتی ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ کس طرح سے اپنے حلقے اور اپنے ووٹروں کو settle کرنا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ معزز رکن اپنی تحریک استحقاق پیش کر رہی ہیں۔ ایک معزز رکن کی تحریک استحقاق سننے کی آپ میں جرات نہیں ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں پچھلا 25 سالہ سیاسی تجربہ رکھتی ہوں اور اچھے طریقے سے جانتی ہوں کہ مجھے حلقے اور ووٹرز کے حقوق کی کس طرح حفاظت کرنی ہے۔ میں عورت ہونے کے ناتے واضح طور پر یہ کہہ دینا چاہتی ہوں کہ خصوصی طور پر خواتین ممبران کے استحقاق کی خاطر

میں چاہتی ہوں کہ ایسے آفیسر کو استحقاق کمیٹی میں بلایا جائے۔ میں خواتین کی سیٹ پر آنے کے بعد یہ بھی محسوس کر چکی ہوں کہ وہ مناسب رویہ، وہ عزت اور وقار جو خواتین ممبران کو یہاں ملنا چاہئے اور مرد ممبران کے ساتھ برابری کی سطح پر ملنا چاہئے۔ ہمیں وہ حق establishment provide نہیں کرتی۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ میری تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ میں تمام باتوں کو استحقاق کمیٹی کے ممبران کے سامنے واضح طور پر بتاؤں اور اس باب کو آئندہ کے لئے ہم بند کر سکیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی تو آپ ڈیسک بجا رہے تھے اور اب آپ نے ان کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ آپ جناب وزیر قانون کو جواب دینے دیں۔ ایک معزز خاتون ممبر کی طرف سے تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے۔ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس بارے میں وزیر قانون صاحب جواب دیں گے۔ جی وزیر قانون! (قطع کلامیاں)

Order, Order. I say order in the House. Please sit down.

آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ میرے جواب دینے کے بعد پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔ یہ تحریک استحقاق جو محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ نے پیش کی ہے۔ ان کی شارٹ سٹیٹمنٹ کے بعد میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس تحریک کو oppose کیا جائے۔ میری بہن نے یہاں پر کہا ہے کہ خواتین کو establishment یا بیوروکریسی صحیح مقام نہیں دے رہی۔ میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ حکومت اس بات کو ensure کرے گی کہ ہماری بہنوں معزز خواتین ممبران کا جو استحقاق ہے اس کو ہر طرح سے upright رکھا جائے۔ انھیں پوری عزت اور پورا احترام دیا جائے۔ میری ان سے صرف یہی request ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو اگلے اجلاس یا دو تین روز کے لئے pending فرما دیں تو اس سلسلے میں میں متعلقہ آفیسر کو بلوا لیتا ہوں۔ اگر ان کو بلوانے کے بعد بھی معاملہ resolve نہ ہوا تو پھر میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو pending فرما لیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! میں جناب وزیر قانون صاحب کی اس بات پر کہ وہ ensure کریں گے کہ تمام خواتین ممبران، تمام خواتین خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچوں سے یا ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو ان کی عزت اور وقار کو establishment ملحوظ خاطر رکھے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر آپ میری تحریک استحقاق کو تین دن کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ آپ نے صرف خواتین ممبران کے متعلق بات کی ہے۔ ہاؤس میں معزز ارکان جو یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ بھی آپ کے بھائی ہیں۔ ان کی عزت بھی اسی طرح ہے۔ اس کے علاوہ ملحوظ کے ساتھ خاطر نہیں ہوتا، ملحوظ ہی ٹھیک ہے۔ اس کو correct کر لیں۔ Thank you جناب سعید اکبر نوانی صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ جی، نوانی صاحب!

آر۔پی۔او فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر بات کرنے سے گریز

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 18۔فروری 2008 کے انتخابات کے بعد میں نے اپنے حلقہ انتخاب ضلع بھکر کے عوام کے جائز مسائل کے حل کے لئے آر۔پی۔او فیصل آباد طلعت محمود سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی مگر پانچ چھ مرتبہ مجھے فون ہولڈ کروانے کے باوجود اور آر۔پی۔او کے دفتر میں ہونے کے باوجود انھوں نے مجھ سے فون پر بات نہ کی۔ مورخہ 23۔مئی 2008 بروز جمعۃ المبارک میں نے پھر ان سے اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کے جائز مسائل کے حل کے لئے فون پر بات کرنے کی کوشش کی ان کے آپریٹر نے مجھے آر۔پی۔او سے فون پر بات کروانے کے لئے ہولڈ کروایا۔ تھوڑی دیر انتظار کے باوجود مجھے آپریٹر نے کہا کہ ابھی آر۔پی۔او سے بات نہیں ہو سکتی۔ میں نے آپریٹر سے پوچھا کہ آفیسر موصوف مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے تو آپریٹر نے کہا کہ ہم چھوٹے ملازم ہیں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ڈسٹرکٹ بھکر جو آر۔پی۔او فیصل آباد کے ماتحت ہے اور میں ضلع بھکر سے منتخب رکن اسمبلی ہوں۔ مجھے ضلع بھکر کے لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے فون کرنا ہوتا ہے اور اسی مقصد کے لئے میں نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ آر۔پی۔او موصوف کے میرے ساتھ فون پر بات نہ کرنے سے میرے حلقہ کے عوام کے جائز مسائل جو کہ میں ان کے علم میں لانا چاہتا تھا وہ نہ لا سکا۔ بطور ایم۔پی۔اے یہ امر میرے فرائض میں شامل ہے کہ اپنے ضلع بھکر بطور خاص اپنے حلقہ کے لوگوں کے جائز مسائل حکومت اور ان کے افسران/اہلکاران کے نوٹس میں لا کر حل کروا سکوں۔ آر۔پی۔او فیصل آباد کے اس نامناسب رویہ اور میرے ساتھ فون پر بات نہ کرنے کی بناء پر میں عام

آدمی کے وہ مسائل حل نہ کروا سکا جو ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ آفیسر موصوف کے رویہ کی وجہ سے اور جائز مسائل حل نہ ہونے کی وجہ سے میرے حلقہ انتخاب اور ضلع بھکر کی عوام میں میرے خلاف شدید نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب وزیر قانون!

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! floor میرے پاس ہے اور وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی بجائے مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ میں ان کو ادھار ٹائم دے دوں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے floor وزیر قانون صاحب کو دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! انھوں نے ایوان کو مچھلی منڈی بنا رکھا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا، ویسے جس آر۔پی۔او فیصل آباد کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہ وہاں سے ٹرانسفر ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ اس کو press کرنا چاہتے ہیں تو اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹرانسفر ہوا ہے کوئی ملک چھوڑ کر تو نہیں گیا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! کسی افسر کے تبدیل ہونے سے جو واقعہ ہوتا ہے وہ ختم تو نہیں ہو جاتا۔

جناب سپیکر: میں نے بات کر دی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: اگر وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ اس کو pending کر دیا جائے تو اس کو pending کر لیا جائے لیکن اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے ضرور کریں۔

جناب سپیکر: جب تک آپ مطمئن نہیں ہوں گے۔ اس وقت تک کسی کی جان نہیں چھوٹے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ وزیر بن جائیں گے تو پھر یہ خود بخود تحریک استحقاق ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ ان کی صوابدید ہے۔آپ اس بات کو چھوڑیں۔انھوں نے اپنی بات کر لی ہے۔اب اگلی تحریک استحقاق جناب قمر حیات کاٹھیا صاحب کی ہے۔جی، کاٹھیا صاحب!

ڈی۔ایف۔او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2008-5-30 کو میرے حلقے کے غریب مزدور میرے پاس آئے تو ان کے کام کے سلسلے میں، میں نے S.D.F.O شور کوٹ عظیم ظفر کو فون کیا تو انہوں نے کہا کہ اب یہ معاملہ D.F.O جھنگ (لیاقت علی خان سلہری) کے پاس چلا گیا ہے آپ ان سے بات کر لیں۔ میں نے D.F.O کو فون کر کے کہا کہ یہ غریب مزدور ہیں ان پر خصوصی شفقت فرمائی جائے تو D.F.O نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن میرے ٹیلی فون کرنے کے بعد D.F.O نے زیادہ سخت ایکشن شروع کر دیا بلکہ ان مزدوروں کی ریڑھیوں کے بم کلہاڑیوں سے کٹوانا شروع کر دیئے۔ میں نے دوبارہ D.F.O کو فون کیا اور کہا کہ میں نے خصوصی شفقت کے لئے آپ سے درخواست کی تھی لیکن آپ نے تو غریبوں کی ریڑھیوں کے بم کاٹنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر آپ نے ایکشن لینا ہی ہے تو جو قانون اجازت دیتا ہے وہ ایکشن لیں، آپ ان کو جرمانہ کر دیں یا پرچہ درج کروا دیں لیکن ان غریبوں کی روزی کمانے کا جو وسیلہ ہے اسے تو ختم نہ کریں۔ اس پر D.F.O نے بڑے تلخی اور تحکمانہ انداز سے کہا کہ اسی قانون پر عمل درآمد ہو گا جو میرا اپنا قانون ہو گا اور آپ کون ہوتے ہیں مجھے قانون بتانے والے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں۔ میرے خیال میں مذکورہ D.F.O نے جو رویہ اور زبان استعمال کی ہے اس کا دماغی توازن درست نہ ہے اور اس قسم کے بندے کا سروس میں رہنا ملک وقوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ D.F.O نے میرے ساتھ جو رویہ اپنایا ہے اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جی، میں شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی ایک تصحیح کر دیتا ہوں کہ یہ گالی تو خود ہی غلیظ ہوتی ہے تو یہ بتادیں کہ غلیظ گالیاں اور اچھی گالیاں کونسی ہوتی ہیں؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس وقت پوائنٹ آف آرڈر مناسب نہیں ہے۔ وہ پڑھ رہے ہیں۔ پلیز ٹائم کا خیال کریں۔ جی، کاٹھیا صاحب! شارٹ سٹیٹمنٹ دیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں نے جب پہلی دفعہ اپنے موبائل نمبر 0300-6506021 سے D.F.O کے موبائل نمبر پر فون کیا تو اس وقت پونے ایک بجے کا ٹائم تھا، دوبارہ میرے فون کرنے پر وہ جھنگ سے چل کر شورکوٹ گیا کہ جا کر دیکھوں کہ کیا مسئلہ ہے جس پر میں نے سمجھا کہ شاید وہ میرا مسئلہ حل کروا رہا ہے۔ اس نے وہاں جانے کی زحمت تو کی لیکن جس طرح میں نے تحریک میں لکھا ہے کہ میرے کہنے پر اس نے الٹا ایکشن لیا اور بیچارے مزدوروں کے ساتھ سخت رویہ اپنایا جو قانوناً بالکل سراسر غلط تھا۔ میں نے اسے بار بار کہا کہ آپ کا قانون جو اجازت دیتا ہے جو آپ ایکشن لینا چاہتے ہیں وہ قانون کے مطابق لیں لیکن اس نے میرے خیال میں اس ساری بات کے باوجود مجھ سے ضد کر کے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اسے oppose نہیں کرتا کیونکہ اس تحریک کی کاپی مجھے آج ہی موصول ہوئی ہے۔ یہ D.F.O's نے پچھلے دور میں بڑے ہی پیسے بنائے ہیں اور بڑی کرپشن کی ہے تو یہ فکر نہ کریں، ہم ان کا علاج کریں گے۔ اگلی تاریخ تک اس کا جواب آ جائے گا اسے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! اس کا جواب آنے دیں اس کے بعد انشاء اللہ آپ کی بات سنیں گے۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں on the floor یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے بات کر دی ہے لیکن اس کا جواب انہیں ابھی موصول نہیں ہوا۔ جواب موصول ہو گا تو پھر اس پر میرٹ پر بات ہو گی۔ اگر تحریک اس قابل ہوئی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس حمام میں سارے ہی ننگے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار ٹیک اپ کرتے ہیں۔ پہلی تحریک محکمہ آبپاشی کے متعلقہ رانا منور غوث صاحب کی طرف سے ہے۔ وزیر آبپاشی تشریف فرما ہیں۔ جی، منور غوث صاحب!

سرگودھا میں نہروں کی وارابندی سے کسانوں کو مشکلات کا سامنا

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فصل کی کاشت کے وقت نہروں میں وارابندی کر دی جاتی تھی اور جب فصل کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت بھی وارابندی شروع کر دی جاتی ہے اور خاص طور پر یہ وارابندی ان علاقوں میں بھی کی جاتی ہے جن علاقوں میں زمینی پانی بھی کڑوا ہے اس کے علاوہ خاص طور پر سرگودھا جیسے اضلاع جن میں زمینی پانی کاشت کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا جس سے صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو مسائل کا سامنا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! اس تحریک کے ضمن میں عرض ہے کہ آبی ذخائر میں بوجہ کمی پانی نہروں کو منظور شدہ وارابندی پروگرام کے مطابق چلانا پڑتا ہے۔ پاکستان میں آبی ذخائر کی کمی اور فصل خریف کی کاشت کے لئے عام طور پر ڈیم خالی ہوتے ہیں اس لئے ہمیں دریاؤں میں دستیاب

پانی پر انحصار کرنا پڑتا ہے جو فصل خریف میں فصلوں کی ضرورت سے 30 سے 40 فیصد تک کم ہوتا ہے اس لئے محکمہ آبپاشی کو وارابندی کرنا پڑتی ہے تاہم اس کے لئے بھی باقاعدہ پلاننگ کی جاتی ہے، واٹر ایکارڈ 1991 کے تحت ارسا صوبوں کو پانی allocate کرتا ہے جس کو صوبے اپنی ضرورت کے مطابق نہروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ارسا کے مختص کردہ پانی کی تقسیم محکمہ زراعت کے مشورے سے کی جاتی ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ دستیاب پانی کا بہترین استعمال ہو سکے۔ جولائی اور اگست میں جب پانی کی دستیابی بہتر ہو جاتی ہے تو نہروں کو ضرورت اور گنجائش کے مطابق پانی دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نہری نظام کی بہتری اور بحالی کے لئے جامع منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ ان منصوبوں پر عملدرآمد سے وارابندی کو کم کرنے میں بڑی حد تک مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کو پتا ہے کہ اس دفعہ گرمی کا سیزن لیٹ ہے جس وجہ سے پہاڑوں پر سے برف پگھل نہیں رہی۔ پہلے جون میں بہت گرمی ہوتی تھی بلکہ مئی میں ہی شروع ہو جاتی تھی۔ پہاڑوں سے برف ابھی تک نہیں پگھل رہی اور ہمارے دو بڑے ڈیم منگلا اور تربیلا میں ابھی تک پانی کی شدید کمی ہے اور آگے کپاس کی فصل کی کاشت شروع ہے اگر دس سے پندرہ دن تک ہم نے پانی نہ دیا تو کپاس کی فصل کاشت نہیں ہو سکے گی۔ اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور ارسا سے بھی گزارش کر رہے ہیں۔ میں نے وزیراعظم صاحب کے علم میں لا کر 20 ہزار کیوسک پانی زیادہ کرایا ہے جس سے یہ گزارا ہو رہا ہے۔ میں نے وزیراعظم کے علم میں لا کر 20 لاکھ کیوسک اضافی پانی کی کوشش کی ہے اور ہم اس کا مزید بندوبست کر رہے ہیں۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس دفعہ گرمی کا موسم late ہے اس وجہ سے پہاڑوں میں برف نہیں پگھل سکی۔ پہلے جون میں بہت گرمی ہوتی تھی، مئی میں گرمی شروع ہو جاتی تھی جبکہ اس بار پہاڑوں پر ابھی تک برف نہیں پگھلی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لوڈشیڈنگ اور پانی کا مسئلہ ہمیشہ رہنا ہے مہربانی کر کے وزیر صاحب سے میری درخواست ہے کہ اس ہاؤس میں کالا باغ ڈیم کو discuss کرتے ہوئے یہاں سے ہم ایک قرارداد بھیجیں کہ ہمیں کالا باغ ڈیم چاہئے۔ جب تک یہ ذخائر نہیں بڑھیں گے پانی کے مسائل اسی طرح چلتے رہیں گے۔ اس کو ہم کسی سیاسی مصلحتوں پر الجھانے کی بجائے ضرورت کے مطابق اس بات پر چلیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! میں ان کا مشکور ہوں لیکن میری عرض یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کس بات کا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: ان کی اس بات کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے کب کہا ہے کہ آپ ان کی اس بات کا جواب دیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ وہ لوگ ہیں جو جنم جنم سے آمروں کا ساتھ دیتے آئے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ سب سے پہلے پانی کی کمی ایوب خان نے پیدا کی اور یہ بڑھاتے بڑھاتے آج اس stage پر لے آئے ہیں کہ آج ہمارے ملک میں بجلی ہے اور نہ پانی ہے۔ یہ سارے لوگ اس کے موجب بنے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ یہ ہاؤس کو جلسہ گاہ نہ بنائیں۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! پانی کے وسائل صرف پنجاب ہی میں نہیں بلکہ پورے ملک میں کم ہو رہے ہیں اس کے لئے راجہ ریاض صاحب سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں ہمیں پلاننگ کرنی ہو گی کیونکہ جس ایریا میں underground water unfit ہے irrigation کے لئے وہاں پر وارہ بندی کو ignore کرنا چاہئے اور جس ایریا میں underground water fit ہے اس جگہ وارابندی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ایم۔پی۔اے صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جن کی تحریک التوائے کار ہے ان کو آپ بولنے نہیں دے رہے اور آپ اپنی تقریر کئے جا رہے ہیں۔ میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر بھی allow نہیں کیا اور آپ تقریر کئے جا رہے ہیں۔ ایسا مناسب نہیں ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے اس پر بڑا مفصل جواب دیا ہے لیکن میں اس پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ضلع جو کہ سرگودھا ہے وہ brackish ایریا ہے اور وہاں پر زمینی پانی کاشت کے قابل نہیں ہے اگر زمین کا پانی نکال کر کاشت کے قابل لایا جائے تو زمین سخت ہو جاتی ہے اور وہ کاشت کے قابل نہیں رہتی۔ ہماری استدعا یہ ہے کہ سرگودھا کی جو دو نہریں اپر جہلم کینال اور لوئر جہلم کینال ہیں ان میں وارابندی مناسب کی جائے تاکہ فصل کاشت بھی ہو سکے اور فصل تیار بھی ہو سکے اس پر محکمہ نہر اور ہمارے صوبہ کے وزیر صاحب مہربانی فرمائیں اور اس کو وارابندی سے exempt کریں۔

جناب سپیکر: محکمہ آب پاشی کے وزیر نے آپ کو مکمل طور پر بات بتادی ہے اب میرے خیال میں آپ کی تحریک التوائے کار کی ضرورت نہیں ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بزرگ ہیں، آپ کو ادب وآداب کا مجھ سے زیادہ پتا ہے مہربانی کریں۔ میں نے floor ان کو دیا ہوا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

دوسرے محکمہ جات کا تعمیراتی کام کے سلسلے میں تعمیر شدہ سڑکوں کی توڑ پھوڑ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں سڑکوں کی تعمیر ہونے کے بعد دوسرے ادارے تعمیراتی کام کرنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ جس سے سڑکیں تباہ و برباد ہوتی ہیں اور خزانہ سے خرچ کی گئی بھاری رقم ضائع ہو جاتی ہے اور سڑکیں تعمیر ہونے کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ ٹھیکیدار اپنی سیکورٹی کی رقم حاصل کر کے لاتعلق ہو جاتا ہے اور محکمہ بھی توجہ نہ دیتا ہے جس وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سڑکیں خستہ حال ہو جاتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا ابھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کو pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

وزیر اعلیٰ کے دفتر 8۔کلب روڈ کو خواتین یونیورسٹی قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس میں لڑکوں کو بھی داخلہ دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 8۔کلب روڈ لاہور کو طالبات کی آئی۔ٹی یونیورسٹی بنانے کے متعلق جناب وزیر اعلیٰ پنجاب جو کہ حقیقتاً جناب میاں شہباز شریف کا فیصلہ ہے جو کہ قابل تحسین ہے لیکن وہاں اس فیصلے میں ایک بنیادی درستی کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ طالبات کے ساتھ ساتھ اس یونیورسٹی میں طلباء کو بھی داخلہ دیا جائے۔ یہ امر اب کوئی پوشیدہ نہ رہا ہے کہ میڈیکل کالجز میں طالبات کی غلط میرٹ پالیسی کی وجہ سے ایک طرف لڑکوں کا مسلسل استحصال ہو رہا ہے اور دوسری طرف بیشتر طالبات ڈاکٹر بننے کے بعد قطعاً اپنے پیشے سے منسلک نہیں رہتیں۔ ایسی صورتحال میں ڈینٹل کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں یہی صورتحال ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ اب ایوان ان قہقہوں سے محروم رہ جائے گا کیونکہ اس تحریک کا جواب موصول ہو چکا ہے اور میں پڑھ دیتا ہوں۔ ایک تو میں محترم شیخ علاؤالدین صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے محترم میاں شہباز شریف کے فیصلے کا باقاعدہ حوالہ دے کر انہوں نے ان کا نام لے کر اس فیصلے کو appreciate کیا۔ میاں صاحب کا یہ motto ہے کہ حکمرانوں کو سادگی کے ساتھ اپنے عوام اور ملک کی خدمت کرنی چاہئے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکمرانوں پر لعنت بھیجی ہے جو لوگوں کے ٹیکس کے پیسے سے اپنے لئے محلات تعمیر کرتے ہیں اور اپنے عیش و عشرت کا انتظام کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر پچھلے دور میں جو ہمارے (ق) لیگ کے صاحبان تھے وہ اس قسم کی عیاشیوں سے ان حکمرانوں کو روکتے جنہوں نے اس قسم کی بلڈنگز بنائیں جن میں ان لوگوں کا ٹیکس کا پیسا خرچ ہوا ہے جنہیں ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ملتیں۔ ان لوگوں کے پیسے سے یہ محلات تعمیر ہوئے ہیں اور ان محلات کو تعمیر کروانے میں یہ لوگ شامل رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ تحریک التواء کے مطابق جن میڈیکل، ڈینٹل اور انجینئرنگ اداروں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ماسواء فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور، پنجاب کے تمام

اداروں میں مخلوط تعلیم رائج ہے لہذا تحریک التواء میں بیان کردہ لڑکوں کے استحصال کے معاملہ کا تعلق خواتین کے الگ اداروں کے قیام سے ہرگز نہیں۔ ورنہ اوپر بیان کردہ اداروں میں مخلوط تعلیم کے مروجہ ہونے کے باوجود ایسی صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

مزید برآں U.N.B.P کی سال 2007 کی انسانی ترقیاتی رپورٹ کے مطابق 177 ترقی پذیر ملکوں میں سے پاکستان کا Human Development Index میں درجہ 136 ہے جبکہ G.D.I انڈیکس میں 124 ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ محترم وزیر قانون صاحب اس بات کی کوئی گارنٹی دے دیں کہ اس وقت جو میرٹ پالیسی ہے جس کی وجہ سے لڑکوں کا استحصال ہو رہا ہے اس پر حکومت فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا مجھے ذاتی طور پر بھی تجربہ ہو رہا ہے کہ خواتین ڈاکٹر کام نہیں کر رہیں۔ کسی فیلڈ میں بھی جاؤ خواتین اس قوم کے سرمائے سے کچھ بن جاتی ہیں تو وہ، وہ چیز deliver نہیں کر سکتیں جو ایک مرد deliver کرتا ہے، گھر کو چلانے کے لئے معاشرے کو چلانے کے لئے یقین دہانی کرائی جائے کہ حکومت اس پر review کرے گی اور میرٹ پالیسی کو اس حساب سے بنائے گی کہ لوگوں کا سرمایہ ان کو deliver کرے تاکہ قوم کا سرمایہ ضائع نہ ہو اور لوگوں کو کچھ مل سکے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں انہوں نے مفصل آپ سے بات کر لی ہے اور آپ نے بات سن بھی لی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ان کی بات درست ہے یعنی وہ جو بات کر رہے ہیں کہ خواتین میڈیکل کی تعلیم مکمل کر کے اس پروفیشن سے منسلک نہیں رہتیں۔ وہ جس problem کی نشاندہی کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے لیکن اس معاملے میں کہ میرٹ کو اس طرح سے کر دیا کہ خواتین کا اس پروفیشن میں induction کو کم کر دیا جائے اس لحاظ سے تو یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ آئین کا آرٹیکل 25 اس بات میں مانع ہے کہ اس قسم کی کوئی discrimination نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ:

All citizens are equal before Law and are entitled to equal protection of Law there shall be low discrimination on the basis of sex alone.

تواس بنیاد پر ہم کر نہیں سکتے جب تک کہ اس میں ترمیم نہ ہو۔

جناب سپیکر:۔ میرے خیال میں آپ کو اس سے مطمئن ہونا چاہئے۔اب اس تحریک التوائے کار کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے ہم اسے dispose of کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین:۔جناب سپیکر! آپ صرف 8۔کلب روڈ پر صرف یہ کہہ دیں کہ وہاں پر لڑکوں کو بھی داخلہ دیا جائے گا۔چلیں یہ تو کہہ دیں۔اگر آئین discrimination کو نہیں مانتا۔۔۔

جناب سپیکر:۔ شیخ صاحب! آئین کے مطابق انہوں نے آپ کو بات بتادی ہے۔آپ اسے پڑھ لیں اس میں واضح ہے۔جی،یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ طیبہ ضمیر:۔پوائنٹ آف آرڈر–

جناب سپیکر:۔جی، محترمہ!

محترمہ طیبہ ضمیر:۔ شکریہ۔جناب سپیکر! آپ ماشااللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور جو ماحول آج دیکھنے میں مل رہاہے اور آج یہ مٹھی بھر لوگ جس طریقے سے ایوان کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں تو ان کے لئے کوئی ضابطہ اخلاق بناد یجئے کیونکہ یہ کوئی مچھلی منڈی نہیں ہے۔اس طرح پورے پنجاب کے عوام بالخصوص اور پورے پاکستان کے عوام بالعموم کی نظریں ہیں لہذا شائستگی اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر بات کریں۔

جناب سپیکر:۔ محترمہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

ڈاکٹر مسرت حسن:۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:۔جی، محترمہ!

ڈاکٹر مسرت حسن: شکریہ۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی۔میں اپنے محترم بھائی کی کچھ misinformation کو correct کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے خواتین کے لئے مقرر کوٹا ضائع ہو جانے کی بات کی ہے تو یہ بات بالکل غلط ہے۔خواتین کے معاملے میں یہ بات سچ ہے کہ تعلیم کے چار پانچ سال کے بعد ان پر کچھ مشکل وقت آتا ہے،کچھ بچوں کی پیدائش اور ان بچوں کی پرورش

لیکن آپ اگر field میں اس چیز کا سروے کریں تو آپ دیکھیں گے کہ پانچ، چھ، سات سال بعد خواتین واپس آتی ہیں اور اپنی تعلیم کو ضائع نہیں کرتیں۔ وہ اس کا فائدہ اپنی کمیونٹی کو دیتی ہیں اور اگر خواتین نہ ہوں تو ان کو فائدہ ہی نہ پہنچے۔

جناب سپیکر: اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

قرارداد

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پنجاب اسمبلی کی کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں شمولیت کے بارے میں قرارداد وزیر قانون پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون صاحب!

کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں ممبر شپ کی بحالی

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

I move that the Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association. Such membership is to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association;

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association;

That the required membership fee is to be paid to the C.P.A; and

That the resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage.

کورم کی نشاندہی

حافظ قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: گنتی کی گئی۔ کورم پورا نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین) میرے خیال میں لابی میں بھی ہمارے ساتھی اور دوست تشریف فرما ہیں میں ان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میری آئندہ آنے والی تحاریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جو تحریک التوائے کار پہلے آچکی جس پر جناب وزیر قانون نے جواب دیا تھا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ تو ہو گئی ہے لیکن جو میرا باقی کام ہے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ضابطے کے مطابق تحریک التوائے کار کے لئے آدھ گھنٹہ ہوتا ہے ہم نے آپ کو موقع دیا اور آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھی اس کے بعد جناب وزیر قانون نے آپ کو

مطمئن کیا، ہمیں مطمئن کیا اور اس ہاؤس کو مطمئن کیا اور ایک بہن نے آپ کو وہ بھی بات بتائی کہ constitution کے مطابق male اور female میں کوئی فرق نہیں ہے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے بہت محنت سے وہ تحاریک تیار کی تھیں اب دوبارہ ریسرچ کرنی پڑے گی براہ مہربانی اس کو pending کر دیا جائے۔ جب آپ pending کرنے کا کہیں گے تو وہ pending ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ بہت شکریہ۔ اب ہم دوبارہ سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون! آپ قرارداد پیش کریں۔

کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن میں ممبرشپ کی بحالی

(---جاری)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> That the Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association. Such membership is to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association;
>
> That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association;
>
> That the required membership fee is to be paid to the C.P.A; and
>
> That the resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage.

MR. SPEAKER: The motion moved is:

That the Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association. Such membership is to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association;

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association;

That the required membership fee is to be paid to the C.P.A; and

That the resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage.

The motion moved and the question is−

That the Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association. Such membership is to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association;

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association;

That the required membership fee is to be paid to the C.P.A; and

That the resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage.

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز کارروائی کو آگے بڑھنے دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔ اگر آپ اس طرح اس میں رکاوٹ پیدا کریں گے تو مناسب نہیں ہو گا۔ ووٹنگ کا ٹائم ہے اس میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگر آپ نے oppose کرنا تھا تو مناسب وقت پر کرتے اب تو قرارداد منظور ہو چکی ہے اس لئے اب oppose کرنے کا وقت نہیں رہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرے خیال میں لغاری صاحب رولز کے متعلق بہت بہتر جانتے ہیں لہٰذا انھیں اس قرارداد کو اس وقت oppose کرنا چاہئے تھا جب یہ پڑھی گئی لیکن سوال put کرتے وقت oppose نہیں کر سکتے۔ ویسے بھی آپ اور ان کے جو تین نومبر کے اقدامات ہیں ان کی وجہ سے یہ سارا سلسلہ ہو رہا ہے۔

ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)

ہنگامی قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاونڈیشن مجریہ 2008

MR. SPEAKER: Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008 (Ordinance No. 6 of 2008). Minister for Law may move the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move to lay the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008.

MR. SPEAKER: The Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under the rule 91 (6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Special Committee consisting of the following Members with direction to submit its report up to 31st July 2008. Rana Muhammad Afzal Khan M.P.A, Malik Muhammad Waris Kallu M.P.A, Mr. Khalil Tahir Sindhoo M.P.A, Mr. Muhammad Yasin Sehole M.P.A, Mr. Raja Tariq Kiani M.P.A, Major(R) Abdul Rehman Rana M.P.A, Mrs. Azma Zahid Bukhari M.P.A, Mr. Muhammad Yar Hiraj, M.P.A, Mr. Muhammad Ejaz Shaffi M.P.A, Mr. Muhammad Mohsan Khan Laghari M.P.A and Rana Muhammad Afzal Khan M.P.A PP-66 shall be the convener of this Committee.

ہنگامی قانون(ترمیم) پنجاب پنشن فنڈ مجریہ 2008

MR. SPEAKER: The next is the Punjab Pension Fund (Amendment) Ordinance, 2008, (Ordinance No. 7 of 2008). Minster for Law may lay the Punjab Pension Fund (Amendment) Ordinance, 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move to lay the Punjab Pension Fund (Amendment) Ordinance, 2008.

MR. SPEAKER: The Punjab Pension Fund (Amendment) Ordinance, 2008 has been laid on the Table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of

the Punjab, 1997. It is referred to the Special Committee already constituted for consideration of the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008, with the direction to submit its report up to 31st July 2008.

ہنگامی قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مجریہ 2008

MR. SPEAKER: Another, the University of Health Sciences Lahore (Amendment) Ordinance, 2008 (Ordinance No. 5 of 2008). Minister for Law may lay the University of Health Sciences Lahore (Amendment) Ordinance, 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move to lay the University of Health Sciences Lahore (Amendment) Ordinance, 2008.

MR. SPEAKER: Thank you. The University of Health Sciences Lahore (Amendment) Ordinance, 2008 has been laid on the Table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under the rule 91(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Special Committee already constituted for consideration of the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008 with the direction to submit its report up to 31st July 2008.

ہنگامی قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مجریہ 2008

MR. SPEAKER: Next, the King Edward Medical University (Amendment) Ordinance, 2008 (Ordinance No. 4 of 2008). Minister for Law may lay the King Edward Medical University (Amendment) Ordinance, 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move to lay The King Edward Medical University (Amendment) Ordinance, 2008.

MR. SPEAKER: The King Edward Medical University (Amendment) Ordinance, 2008 has been laid on the Table of the House. It is deemed to be a bill introduced in the House under the rule 91(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Special Committee already constituted for consideration of the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Ordinance, 2008 with the direction to submit its report2 up to 31st July 2008.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو الہذا اب اجلاس مورخہ 7۔جون 2008 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔